

Posted on Kitab Nagri

غلط راستوں پر چل کر جنت کے  
دروازے نہیں ملا کرتے پھر بے  
شک وہ سفر کتنا ہی تھکا دینے والا  
کیوں نہ ہو۔

Farara  
Crafter

کنول  
مفقود

(عائشہ احد)

کتاب نگری اسپیشل  
www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی  
کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

## ••• مفقود کنول •••

از قلم عائشہ احد

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

قسط نمبر: 11

ہوٹل کا ماحول بہت سکون دہ تھا مگر جب اندر کا ماحول ہی خراب ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے، حال میں موجود سب لوگ اپنے پسندیدہ ڈنر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ دیوار کے ساتھ پڑے میز پر بیٹھی حجاب والی لڑکی مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی، ویٹر کھانا دے کر جا چکا تھا مگر وہ بھی حیران تھا اسے سحر کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔ سحر کو دراصل ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ معین الدین والے کیس پر اس نے بہت محنت کی تھی دن رات ایک کیا تھا اور کیسے وہ اسید طیب اڑالے گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

سامنے پڑی پلیٹ میں وہ زور زور سے چیخ مارتی کھانے میں مصروف تھی اور ساتھ منہ کے زاویے بھی بگڑ رہے تھے۔ آج صبح کا منظر اس کی نظروں میں پہرے دے رہا تھا جب سٹیشن میں اپنے روم کی طرف جا رہی تھی سر راہ اسے محمود صاحب ملے وہ سلام کر کے آگے بڑھنے والے تھے جب سحر کو اچانک یاد آنے پر وہ مڑی۔

"محمود صاحب یہ معین الدین والے کیس کا کیا بنا تھا، اسے تو غالباً پھانسی ہو گئی تھی؟"

اور یہی سحر کو بار بار کھٹک رہا تھا کہ اسے جب پھانسی ہو گئی تھی تو اسید طیب نے کیسے اس کیس سے فائدہ حاصل کر لیا

"جی پھانسی تو ہو گئی تھی لیکن کیا کر سکتے ہیں"

"ایسا کیا ہوا؟"

"سزا سن کر خاندان والوں نے معاف کر دیا میڈم جی۔۔۔ عجیب و غریب لوگ ہیں اس دنیا میں، خود بھی تھکتے ہیں عدالت اور ہمیں بھی تھکا مارتے ہیں اور بعد میں ہوتا کیا ہے۔۔۔ یہ تو وہی حساب ہو گیا میڈم جی کھود اپناڑ اور اندر سے زندہ تو کیا مرا ہوا چوہا بھی نہ نکلے۔۔۔" محمود صاحب جو شروع ہوئے تو بولتے چلے گئے انہیں بھی شاید غصہ آیا تھا کیونکہ اپنی میڈم کے ساتھ اس نے بھی دن رات ایک کیا تھا

"میں نے سنا ہے کہ وہ بھاگ گیا ہے شاید باہر کے ملک الوداع جانے۔۔۔"

"ہوں۔۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی، محمود صاحب تا سرف اور غصے کے ملے جلے جذبات لیے وہاں سے چلے گئے۔

سحر کو پتا چل چکا تھا یہ کیا گیم چلی تھی

## Posted on Kitab Nagri

کھانا چباتے وہ ایک بار پھر بڑ بڑائی

"پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔ ظاہر ہے پاگل ہی ہوں۔۔۔ ہو نہ

کتنے مزے سے سمجھ لیا تھا اسے تو پھانسی ہو گئی"

چاولوں کو منہ میں ڈال کر ایسے چبایا جیسے چاول نہیں اسید طیب ہو

"پہلے عدالت سے سزا سنوائی۔۔۔ پھر گھر والوں کو رقم دے کر معاف کروادیا اور پھر۔۔۔ غائب۔۔۔ باہر بہت

اچھا اسید طیب، جاسوس تو ایسے ہی ہوتے ہیں ناں منظر کو خود پیدا کر کے اس میں رنگ بھرنے والے، ہو نہ دو

نمبر۔۔۔ بے حس خود تو محنت کی نہیں میری محنت اڑالے گیا"

سر جھٹک کر اس نے روسٹ کے ٹکڑے پر فورک کو ایسے مارا جیسے وہ زندہ جانور ہو اور اسے ذبح کیا جا رہا

ہو۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عید آگئی تھی۔۔۔ سحر عموماً عید پر گھر سے باہر نہیں نکلا کرتی تھی مگر صلہ رحمی کے تحت اسے باہر نکلنا تھا اور عثمان

چچا کی طرف جانا تھا اماں جی سے ملنا تھا۔۔۔ اماں جی بہت زیادہ بوڑھی ہو چکی تھیں جس کے باعث ان کی ذہنی

حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں رہتی تھی، سحر کو بھی وہ دماغ پر بہت زور دینے کے بعد پہچانتی تھیں۔۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

مکمل سادہ گھٹنوں تک آتے روئیل بلیو فرائک میں سنگھار میز پر کھڑی حجاب پر بروچ لگاتے وہ تقریباً تیار تھی وضو وہ پہلے ہی کر چکی تھی سب سے پہلے اسے قبرستان جانا تھا، چیزیں پرس میں ڈال کر وہ بس نکلنے ہی والی تھی جب اس کے موبائل نے چنگھاڑنا شروع کر دیا

"اسلام علیکم مسٹر حسن"

سلام کے جواب کے بعد ان دونوں میں عید کی مبارکباد کا تبادلہ ہوا

"میں تمہیں کہاں سے پک کروں؟"

"کہیں سے بھی نہیں، ابھی فی الحال میں کہیں جا رہی ہوں"

"ڈسٹرب کر دیا میں نے؟" وہ پوچھ رہا تھا

"افکورس" وہ ہمیشہ یونہی اس کے منہ پر تمانچے مارتی تھی مگر حسن بھی نا جانے کیوں برداشت کر لیتا تھا اسے خود سمجھ نہیں آتا تھا، ورنہ حسن اور برداشت کرنا۔۔۔ ناممکن

www.kitabnagri.com

"پلیز نا۔۔۔ چلو شام میں ہی سہی"

"میں نے کہا نا حسن مجھے تنگ مت کرو" وہ بات کرتے کرتے باہر نکلی

"میں تمہیں تنگ نہیں کر رہا" اس کی آواز میں افسوس تھا

## Posted on Kitab Nagri

"حسن سمجھنے کی کوشش کرو" وہ دروازہ بند کر رہی تھی جب سارہ نک سک سے تیار اس کے سامنے کھڑی تھی،  
حسن کا نام اس کی زبان سے وہ سن چکی تھی

"میں اپنے چچا کی طرف جا رہی ہوں پتہ نہیں کب واپسی ہو"

سحر سارہ کے گلے مل اور پھر ایک جاندار مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا

"تم جب فارغ ہوگی تب بتا دینا" ایک موہوم سی امید تھی

"میں فون رکھ رہی ہوں اللہ حافظ"

کہہ کر اس نے کال کاٹی اور سارہ کو عید کی مبارک باد پیش کی۔ اس سے عمارہ اور صبا حبت آنٹی کا پوچھتے ہوئے آگے  
بڑھ گئی

"ویسے اسے مل لینا چاہیے تھا، خیر مجھے کیا اس نے تو اس دن کے بعد بات ہی نہیں کی مجھ سے"

کندھے اچکاتی وہ سحر لے پیچھے چل دی

www.kitabnagri.com

۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شام کا وقت تھا جب سارہ اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی خوشگپیوں میں مصروف تھی۔۔۔ عید کا تیسرا دن تھا اور آج وہ یونیورسٹی کی دوستوں کے کہنے پر ان سے ملنے آئی تھی۔ اچانک کال آنے پر وہ خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ کھڑی ہوئی، پھر ایکسکیوز کرتی ایک طرف آگئی جہاں قدرے خاموشی تھی

ابتدائیہ کلمات کے بعد اس نے بات شروع کی

"آپ نے بتایا تھا آپ سحر کی فرینڈ ہیں"

"جی ہوں۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ تو کیا کرتی ہیں آپ؟"

"ایک فیشن انڈسٹری میں ہوتی ہوں، آپ کہا کرتے ہیں"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ فارغ ہی رہتا ہوں" انداز ہلکا پھلکا سا تھا سارہ کھل کر مسکرا دی۔ اس سے آگے دونوں خاموش ہو گئے کیونکہ ان کے پاس بات بی نہیں تھی

www.kitabnagri.com

"سحر کی اچھی دوست ہیں آپ پھر تو ملاقات ہوتی رہتی ہوگی؟"

"روز ہی ملتی ہوں بلکہ ہر وقت ہی ملاقات ہوتی ہے اس کا اور ہمارا گھر ساتھ ساتھ ہی ہے ناں اس لیے۔۔۔ آپ بھی تو اس کے فرینڈ ہیں ناں"

"آہاں۔۔۔ خیر چھوڑیں یہ بات آپ نے اس دن کال کی تھی کوئی کام تھا، میں بڑی تھاتو بھول گیا"



## Posted on Kitab Nagri

"وہ تو بس۔۔۔ اچھا آپ ایک بات بتائیں گے؟" سارہ نے لب کاٹتے ہوئے بولا

"شیور۔۔۔"

"آپ سحر کو پسند کرتے ہیں؟" سوال بہت غیر متوقع تھا چند لمحے حسن کچھ بول نہ سکا

"آ۔۔۔ کبھی سوچا نہیں اس بارے میں۔۔۔ اچھا میں بعد میں بات کرتا ہوں"

اور کال کٹ گئی وہ اسی بات پر مطمئن تھی کہ ایسا کچھ نہیں۔ ادھر دیکھو تو وہ اپنے کمرے کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا اور ہاتھ میں ایک ٹشو تھا۔۔۔ دوسرے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا جس میں سیاہ گلاب تھا، وہ انتہائی نرمی سے اسے صاف کر رہا تھا۔۔۔ چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک، نازنین کو اس نے خاص تاکید کی تھی کہ اس کمرے کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی ہاتھ لگا سکتی ہے سوائے اس ڈبے کے۔ حسن نواز علی کا دماغ اس دن میں اٹک گیا جب وہ پھول لے کر ایک دکان میں پہنچا تھا

"یہ پھول خراب نہیں ہونا چاہیے"

"سرایپو کسی ریزن (Epoxy Resin) سے پھول پر ریزرو (preserve) ہی اسی لیے کیے جاتے ہیں کہ وہ خراب نہ ہو" آدمی پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے بولا

"ویسے سر کیا یہ اتنا سپیشل ہے، آئی میں لوگ تو پھولوں کو عموماً کتابوں میں سنبھالتے ہیں کیونکہ ریزن سے محفوظ کرنے کا طریقہ بہت مہنگا ہوتا ہے"

جس پر بس مسکراسکا کیونکہ اس کا جواب تو خود حسن کے پاس بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

پھول کے ٹوٹے ہوئے پتے بھی اس نے ساتھ ہی محفوظ کر والیے تھے جس سے پھول انتہائی خوبصورت دکھتا تھا،  
کہ دیکھنے والا واقعی دیکھتا رہ جائے  
"آپ سحر کو پسند کرتے ہیں؟"

جھیل سی آنکھوں نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا

"اکتائیوٹ کیل ہے" وہ بے اختیار مسکرا دیا

"کیا واقعی میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں؟" تصور میں سحر کو لاتے وہ سوال پوچھ رہا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ حسن  
ویسٹرن کلچر میں پلا بڑھا تھا جہاں محبت نام چیز کو سرے سے ہی تسلیم نہیں کیا جاتا، اور پاکستان آکر اس نے یہاں  
کے کلچر کو دیکھا تو اسے معلوم ہوا تھا۔۔۔ پسندیدگی سے اوپر بھی ایک چڑیاڑتی ہے جسے محبت کہتے ہیں، جس کے  
پر اس دنیا کے تمام خوبصورت رنگ اپنے اندر سمو کر ایک الگ ہی دنیا دکھاتے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں آپ کا ساتھ کیوں دوں؟"

وہ پرل کانہیہ مینٹل کے ایک میز پر باوقار طریقے سے بیٹھی تھی، اس بار وہ پر اعتماد تھی، اسے پچھلی بار کی طرح  
مسئلہ نہیں ہوا تھا، اس کے ساتھ مصطفیٰ شیرازی اور سامنے نواز علی، محسن، اور رضوان (نواز علی کا خاص بندہ)  
بیٹھے تھے

## Posted on Kitab Nagri

"کیونکہ اس میں ہم سب کا فائدہ ہے" رضوان آگے بڑھ کر بولا

"کیا ڈیل مجھے آپ کے ساتھ کرنی ہے مسٹر رضوان؟" سحر کا چہرہ بے تاثر تھا اور نظریں نواز علی کی جانب

"میرا خیال ہے کہ میں نے اپنی پیشکش واضح کر دی ہے، ہمیں آپ کا ساتھ چاہیے اے ایس پی صاحبہ"

نواز علی بے عزتی محسوس کیے بغیر دھیمی سی مسکراہٹ لیے بولا اور محسن کی آنکھوں میں توانگاری بھڑک رہے

تھے البتہ مصطفیٰ سکون سے بیٹھا تھا

"مجھے اس کے بدلے کیا ملے گا؟"

"تین فیصد..."

"کیا بھیک مانگ رہی ہوں آپ سے۔۔۔؟ نواز صاحب آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ ایسے کام جب ظاہر

ہوتے ہیں تو پہلے پولیس والے ہی پستے ہیں" نواز بہت خاموشی سے گے ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پھر آپ اپنی ڈیمانڈ بتائیے؟"

"فی الحال کچھ نہیں کیونکہ میں نے ہاں نہیں کی"

"اوکے۔۔۔ ٹیک یور ٹائم، آئی ہیو نوپرا بلیم" محسن نے نواز کی جانب نگاہ دوڑائی وہ بہت سکون سے بات کر رہا تھا،

اس وقت وہ کہیں سے بھی وہ نواز نہیں لگ رہا تھا وہ چھوٹی چھوٹی غلطی پر بہت بڑی سزا دیا کرتا تھا، محسن نے پہلو

## Posted on Kitab Nagri

بدلا۔ رضوان تو اس کے بعد بولا ہی نہیں اور مصطفیٰ۔۔۔ وہ تو بس لائیو چلتی فلم کو انجوائے کر رہا تھا، کیونکہ اس سے پہلے والا اے ایس پی بھی نواز علی سے ڈرتا تھا جس کے باعث نواز علی اسے کسی کھاتے میں نہیں لیتا تھا۔  
بیرہ ان کے آرڈر سے ان کی میز بھر چکا تھا تو ہلکی پھلکی باتوں سے وہ لوگ کھانا کھانے لگے

۔۔۔

دو ہفتے کے انتظار کے بعد سحر شیرازی نے نواز علی کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لی، دن یو نہی گزر رہے تھے۔۔۔ سکون سے۔۔۔ نارمل۔۔۔ اس دن وہ رات کے وقت تھانے سے نکلی، اس کی گاڑی خراب تھی جو اس کا ملازم صبح ہی سروس کیلئے لے جا چکا تھا، اس کا خیال تھا کہ وہ روڈ سے جا کر کوئی ٹیکسی کر لے گی، اسی سوچ کے تحت وہ سڑک کے کنارے خراماں خراماں چل رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ وہ اپنی زندگی کے کس موڑ پر آ چکی ہے اس نے اس وقت کیلئے بہت سال انتظار کیا تھا۔۔۔ اب وقت آچکا تھا، بس اب تھوڑے عرصے بعد وہ کامیاب ہو جائے گی۔۔۔ اور پھر۔۔۔؟

www.kitabnagri.com

اسی اثنا میں اسے محسوس ہوا کوئی اس کے پیچھے ہے، مکینکی انداز میں اس نے پیچھے دیکھا کوئی نہیں تھا مگر وہ جان چکی تھی کہ کوئی ہے، گہرا سانس لے کر غیر محسوس انداز میں اس کا ہاتھ اپنی گن پر گیا عین اسی لمحے کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا تھا یہ اتنی اچانک ہوا تھا کہ وہ کوئی کاروائی نہ کر سکی اور اس کی آنکھیں بو جھل ہوتی گئیں۔۔۔  
ادھر صباحت بیگم کچن سے نکل کر لاؤنج میں آئیں جہاں سارہ چپس کھاتی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی

## Posted on Kitab Nagri

"سارہ۔۔۔ زرافون تولگاؤ سحر کو"

"کیوں۔۔۔" اس نے مصروف انداز میں پوچھا نظریں ابھی بھی ٹی وی پر تھیں

"صبح مجھے کہہ کر گئی تھی کہ جلدی آجائے گی۔۔۔ میں نے اس کی پسند کا سالن بنایا ہے"

"امی آپ جانتی تو ہیں اس کے کام کی نوعیت، کہاں فارغ ہوتی ہے وہ اتنی جلدی"

"خود سے مفروضے بنانے سے اچھا ہے کال کرو"

سارہ نے ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا اور کال ملائی، ایک دو بار ٹرائی کیا مگر کال ریسپونڈ نہیں ہوئی

"امی نہیں اٹھا رہی فون بزی ہوگی، آپ مجھے تو لادیں بھوک لگی ہے"

"ہاں کوئی اور کھائے نہ کھائے تمہارے پیٹ کا جہنم بھرنا چاہیے"

"میری پیاری امی جان! اگر میرے پیٹ کا جہنم نہ بھرا تو مجھے ہی آگ کی لپیٹ میں لے لے گا جلدی سے کھانا لا

دیں اب اور انتظار نہیں کر سکتی اب تو چپس بھی ختم ہو گئی" وہ حسب توقع شروع ہو چکی تھی صباحت بیگم تاسف

کرتی واپس کچن میں جا چکی تھیں

۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

جب اس کی آنکھ کھلی تو سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ اسے محسوس ہوا کوئی اس کی کلائی پر کچھ لگا رہا ہے، وہ جس حد تک آنکھیں کھول سکتی تھی اس نے کھولیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر تو وہ ایک لمحے کو شل ہو گئی تھی۔ وہ خالی کمرے میں تھی جہاں صرف دو کرسیاں اور ایک چھوٹا سا میز پڑا تھا۔

اسید طیب۔۔۔ زمین پر پنوں کے بل بیٹھا اس کی کلائی پر مرمر لگانے میں اتنا محو تھا اس کے اٹھنے کا بھی احساس نہیں ہوا۔۔۔ سحر نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تو وہ چونکا

"یہ کیا حرکت ہے اسید صاحب؟" اس نے نیم تاریک کمرے کو دیکھا

"ایک غلطی کیا ہو گئی مجھ سے تو اس طرح سے کرو گے تم" وہ دھاڑی

اسید ٹیوب ہاتھ میں پکڑے سکون سے اٹھا اور سامنے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ وہ اپنی کلائی رگڑتی بولے جارہی تھی

"میں نے جب تم سے سوری کر لیا تھا، تمہاری جاب تمہیں واپس مل گئی تھی تو ایسا کونسا بدلہ اتارنا چاہتے ہو مجھ سے تم، ہاں! مجھے تم سے یہ امید ہر گز نہیں تھی اسید۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا"

خاموشی ہنوز اسید کے لبوں پر پہرہ جمائے بیٹھی تھی اور میز کے نیچے گود میں ٹیوب کے ڈھکن کو کھول بند کر رہا تھا۔ سحر کا سانس پھولا تو وہ خاموش ہوئی

"اب میں بولوں"



## Posted on Kitab Nagri

"تمہارے بولنے کا وقت گیا اسید۔۔۔ میں تمہیں پیار سے کہہ رہی ہوں مجھے جانے دو، کچھ نہیں کروں گی بھول جاؤں گی سب، ایک اے ایس پی کو اغوا کرنے کا مطلب جانتے ہونا" اس کا بس نہیں چل رہا تھا اسید کے سکون دہ چہرے پر وہ درمیان میں پڑامیز ہی اٹھا کر دے مارے

"میں تمہیں یہاں نہیں لایا" سحر کی آخری بات پر وہ دھیماسا مسکایا۔

"تمہیں بچی لگتی ہوں میں" وہ غصے سے پھنکاری

"مس سحر تمہیں جو کچھ بولنا ہے تم بول لو۔۔۔ پھر میں بولوں گا"

وہ خاموش ہو کر پہلو بدل گئی، نیلی آنکھوں والے نے گہرا سانس بھرا

"ہمارا ٹارگٹ نواز علی ہے"

اس نے ٹھٹھک کر اسید کو دیکھا

"جس ٹیم کو ٹاسک دیا گیا ہے میں اس ٹیم کا ہیڈ ہوں، تمہیں پچھلے دو ہفتوں سے نواز علی کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے،

اسی لیے میری ٹیم کے لوگ تمہیں یہاں لے آئے، میں واقعی نہیں جانتا تھا"

وہ آگے ہوا "اب مجھے بتاؤ، تمہارا نواز علی سے کیا کنیکشن ہے؟"

"اوہ اچھا۔۔۔ جب اتنا سب معلوم ہے تو میرے بارے میں بھی معلومات کروالینی تھی ناں"

اسید نے ضبط سے گہرا سانس بھر کر اس کی بھوری غصے سے لبریز آنکھوں میں جھانکا

## Posted on Kitab Nagri

"میں تمہارے بارے میں سب جانتا ہوں کنول۔۔۔ ایک ایک لفظ، پر یہاں ہم یہ سب ڈسکس کرنے نہیں بیٹھے، ہمیں ہر طرف سے فوکس کیا جا رہا ہے فور گوڈ سیک۔۔۔ بس چند سوالات ہیں جن کے تمہیں مختصر جوابات دینے ہیں۔۔۔ پھر میں خود تمہیں چھوڑ کر آؤں گا وعدہ کرتا ہوں، ٹرسٹ می "

اس نے غیر محسوس انداز میں اوپر دیکھا اسید سچ کہہ رہا تھا اسکے چاروں طرف کیمرے نصب تھے

"کیا ہم سوال شروع کریں؟ "

"نہیں میں بتانا شروع کرتی ہوں جب کنفیوژن ہو تو ہی سوال پوچھنا"

اور پھر وہ سب بتاتی چلی گئی۔۔۔ شروع سے آخر تک۔۔۔ اور یہ بھی کہ اس کے کیا ارادے ہیں

"کیا تم ہمارے ساتھ مل کر کام کرنا چاہو گی" اسید نے وہیں بیٹھے بیٹھے فیصلہ کیا

"ہر گز نہیں۔۔۔ مجھے نہ تو تمہاری ضرورت ہے نہ ہی سیکریٹ سروس کی "

"ہم مل کر کام کریں گے اور کچھ نہیں، تم سوچ لو" وہ کھڑا ہو گیا ٹیوب کو میز پر رکھ کر سحر کی جانب گھسیٹا

"درد ہو تو لگا لینا" وہ جاچکا تھا کمرے میں مکمل خاموشی تھی اس نے دوبارہ سراٹھا کر کیمروں کی جانب دیکھا وہ ابھی

بھی آن تھے، یعنی ابھی اسے فوکس کیا جا رہا تھا، اس نے میز پر رکھی ٹیوب کو دیکھا۔۔۔ وہ حقیقتاً پریشان ہو گئی

تھی اسے ایک نتیجے پر پہنچنا تھا اور پھر بہت دیر کشمکش میں رہنے کے بعد ناجانے کیا سوچھی کہ اس نے حامی بھر لی۔

اسید اسے باہر لے آیا تھا

## Posted on Kitab Nagri

"ہم رات میں یہاں سے نکلیں گے کل صبح تک پہنچ جائیں گے"

"کیا مطلب؟" تم کہاں لے آئے ہو مجھے؟ "آس پاس کی شاہراہ اسے انجانی لگی تھی

"کراچی" ایک حریفی جواب تو سحر کو آگ ہی لگا گیا

"واٹ دا ہیل از گونگ آن۔۔۔ تم مجھے کراچی لے آئے؟" وہ دبا دبا باغرائی

"میری بات سنو۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا، مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ میں خود چلی جاؤں گی" وہ دونوں ہیڈ کو اٹرز کے باہر سڑک کے کنارے کھڑے تھے

"اوکے فائن۔۔۔ پر یاد رکھو تمہارے پاس تمہارا پاسپورٹ نہیں، نہ ہی فی الوقت اتنی رقم موجود ہے، اور میرے اطلاع کے مطابق تم کراچی محظوظ بار آئی ہو کسی کیس کیلئے اور وہیں سے الٹے پاؤں واپس بھی چلی گئی، یعنی تمہیں یہاں کے راستے بھی نہیں آتے"

www.kitabnagri.com

اور سحر۔۔۔؟ وہ تو ہونق بنی اسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی وہ اس کے بارے میں کیا کچھ جانتا تھا

"ڈونٹ ٹیل می تم مجھے بائے روڈ یہاں لائے ہو"

"میں تم سے زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ وہ سامنے" اس نے ابرو اٹھا کر روڈ کے پار کھڑی گاڑی کی جانب اشارہ

کیا "میری کار ہے۔۔۔ اور میں ادھر ہی بیٹھا ہوں، تم فیصلہ کر لو تو آ جانا میں زیادہ دیر انتظار نہیں کروں گا"

# Posted on Kitab Nagri

وہ کہتا ہوا روڈ پار کرنے لگا "تاثرات سے تو لگتا ہے ایک منٹ بھی نہیں لگائے گی آنے کیلئے" بڑبڑاتے ہوئے اس نے کار کا دروازہ کھولا

سحر بظاہر تو سینے پر ہاتھ باندھے پر سکون تھی مگر اندر ادھم مچی تھی۔ اندر بیٹھ کر اس نے گھڑی دیکھی

"چلو بھئی اسید طیب آج تمہارا امتحان بھی ہو جائے پھر، سو۔۔۔ مائی ٹائم سٹارٹس ناؤ" اس کی نیلی نکھیں گھڑی پر

مرکوز تھیں

دس سیکنڈ

وہ باہر کھڑی کار کو دیکھ رہی تھی "کیا کروں؟"

پندرہ سیکنڈ

"کہیں تم فیل ہی نہ ہو جاؤ اسید؟" وہ مسکرایا

بیس سیکنڈ

"یہ پاگل لوگ مجھے بائے روڈ اٹھالائے، کیا کروں پیسے بھی تو نہیں" اس نے لب چبا کر ادھر ادھر دیکھا

تیس سیکند

"آہ۔۔۔ آج ٹائم سلو ہو گیا یا تمہیں لگ رہا ہے اسید"

چالیس سکنڈ

## Posted on Kitab Nagri

"اگر چلا گیا تو کیا کروں گی، ہے بھی کھڑ دماغ سا"

بے بس ہو کر اسے نے سڑک پار کی جہاں اکادکا گاڑیاں ہی چل رہی تھیں اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

"ارے واہ۔۔۔ یہ تو سینتالیس ہوئے" وہ ابھی بھی گھڑی کو دیکھ رہا تھا

"ایکسیوز می؟"

"آہا۔۔۔ تم سے نہیں بولا کبھی کبھی خود کلامی کی کیفیت مجھ پر طاری ہو جاتی ہے اے ایس پی صاحبہ۔۔۔ تو چلیں؟" انکیشن میں چابی گھماتا ہوا اسید سحر کو مزید سیخ پا کر گیا تھا "پاگل کہیں کا" ماتھے پر بل ڈالے وہ بھاگتی سڑک کو دیکھنے لگی

۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

## Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اسید اسے ساحل پر لے آیا تھا۔۔۔ جس پر سحر کے ماتھے پر بلوں کا اضافہ ہوا مگر جیسے ہی اس کی نگاہیں دور تک جاتی لہروں پر پڑی تو خاموش ہو گئی، وہ ابھی بھی اپنی یونیفارم میں ہی تھی، ہوا کی تیزی سے اس کے حجاب کا پلو ہلکورے لینے میں مصروف تھا۔۔۔ وہ جتنا اس عمل سے تھک گئی تھی لہروں کے بے ہنگم شور نے اسے فرحت کا احساس بخشا تو اس کا ذہن کچھ وقت کیلئے پرسکون ہو گیا، کچھ لوگ وہاں دور دور اپنے گھر والوں کے ساتھ تھے، بچے ساحل کنارے اونٹ کی سواری کرتے شور مچانے میں مصروف تھے۔۔۔ وہ دونوں رش سے ہٹ کر ایک کنارے پتھر پر بیٹھے تھے، پاؤں زمین پر تھے جن پر وقتاً فوقتاً پانی آ کر اپنی ٹھنڈک چھوڑتا واپس چلا جاتا

"تمہیں سمندر پسند ہے؟" لہروں کے شور میں اچانک اسید کی آواز کا اضافہ ہوا، سحر کے پوز میں تبدیلی نہیں آئی تھی وہ یونہی دور تک پھیلے وسیع سمندر پر تھیں



## Posted on Kitab Nagri

"نہیں۔۔۔ ایزبچ کوئی بات نہیں مگر کبھی اتنا وسعت نظر پانی نہیں دیکھا، مجھے نہیں معلوم تھا یہ لہریں۔۔۔۔۔  
(گہرا سانس بھرا) اتنا سکون فراہم کرتی ہیں" وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولی پانی پھر سے پیروں کو چھو کر واپس  
گیا تو سحر کو لگا وہ اس کی ساری پریشانیاں اپنے ساتھ ہی نوچ کر لے گیا ہو۔۔۔۔۔

سحر کو معلوم ہی نہیں ہوا اسید کب وہاں سے اٹھا اسے ہوش تب آیا جب وہ گرم جوشی سے واپس آ کر بیٹھا۔ اس  
کے ہاتھ میں کچھ تھا جس کا وہ جائزہ لینے میں مصروف تھا

"کیا سمندر سے واقعی میں سیپ نکلتے ہیں؟" اس کی آواز میں حقیقتاً حیرانی تھی۔۔۔

"تمہیں معلوم نہیں تھا؟"

"مجھے یقین نہیں تھا؟" وہ منہ کھولے اس چھوٹے سے سیپ کو دیکھ رہی تھی۔ اسید جسے اپنے پیر کے پاس سے

چھوٹا سا چاقو نکال کر اسے بہت دھیان سے کھول رہا تھا، سحر کی نگاہیں بھی چلتے ہوئے چاقو کے ساتھ چل رہی

تھیں۔ کاٹنے کے بعد اسید نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس بھر کر ہوا کی نظر کیا اور پھر سحر کی طرف دیکھا

"سیپ ملنا بڑی بات نہیں، سمندر ایسے کئی سیپ روز کنارے پر پھینکتا ہے، مگر میں نے سنا ہے کہ قسمت جن پر

مہربان ہو سیپ انہیں کو موتی کا تحفہ دیا کرتا ہے"

سحر منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی تھی "اگر نہیں نکلاتو۔۔۔۔۔ یعنی تمہارے قسمت خراب ہو گی ہاں" وہ اس کا مذاق بنا

رہی تھی "ویسے میرے مطابق تو تمہاری قسمت اچھی ہے، دوسروں کی کی گئی محنت پر کتنی آسانی سے نوکری

واپس مل گئی ناں"

## Posted on Kitab Nagri

وہ جانتا تھا کس بات پر چوٹ کر رہی ہے مگر ڈھیٹوں کی طرح ہنستا رہا۔۔۔

"ویسے تمہارے ساتھ براہو امیں مانتا ہوں، محنت کچرا ہو جائے تو ایسا ہی احساس ہر وقت دل جلاتا ہے" اسید نے اس پر اپنا کام نہ ہونے پر طنز کیا تھا جسے سحر بھی بخوبی سمجھ گئی تھی سر جھٹک کر سیپ دیکھنے لگی جو اسید اب آہستہ آہستہ کھول رہا تھا، سیپ کے اندر کچھ عجیب سامادہ تھا اسید نے اس پر انگلی پھیر کر محسوس کیا اور پھر ایک جگہ پر مطمئن ہو کر اس نے ہلکا سا داؤڈالا تو ایک چمکتا ہوا آف وائٹ کلر کا موتی باہر نکلا تھا، اور اسی کے ساتھ سحر کی آواز بھی "ان بیلو بیل" وہ آنکھیں پھاڑے اس موتی کو دیکھ رہی تھی جسے اسید جھک کر لہر کے آتے پانی سے صاف کر رہا تھا۔ پھر سیدھے ہو کر اس نے جیب سے سفید رومال نکالا اور اس پر رکھ دیا۔ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ سحر کا بے اختیار اسے چھونے کا دل کی اس نے بغیر سوچے اپنی مرمی انگلیاں آگے بڑھائیں اور بہت نرمی سے اسے چھوا "ویسے۔۔۔ یہ تو لڑکیوں کی چیز ہے تمہارا تو کوئی کام نہیں" وہ براہ راست یہ نہ کہہ سکی کہ یہ مجھے دے دو ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا اسید کے ہاتھ سے جھپٹ کر کہیں چھپا دے

"کوئی ہے جسے دینا ہے" سحر نے اس کی آنکھوں کی ایک دم سے بڑھتی چمک پر غور کیا۔۔۔ پر اگلا جملہ سنتے ہی اس کا دل چاہا اسی سمندر میں دھکا دے دے

"پر سو فیصد یقین کرو کنول ولی خان کو ہر گز نہیں دوں گا" وہ موتی کو لے کر اس کے تاثرات دیکھ چکا تھا جانتا تھا اگر ان دونوں کی بے تکلفی ہوتی تو وہ ضرور چھین لیتی

"ہاں تو مت دو میں کوں سا مر رہی ہوں اسے لینے کیلئے" موتی پر ٹیڑھی نظریں جمائے اس نے خفت مٹانے کو بولا

## Posted on Kitab Nagri

"ویسے تم کسی کو پسند کرتے ہو؟" اس نے بات موڑی

"ہاں۔۔۔" وہ بہت شیور تھا، بے دھڑک بولا

"کس سے۔۔۔ میرا مطلب ہے نام کیا ہے؟"

"تمہیں نہیں لگتا تم زیادہ پرسنل ہو رہی ہو؟" رومال لپیٹ کر نرمی سے جیب میں رکھتے ہوئے وہ گویا ہوا تو سحر کو

اس کے انداز سے بے عزتی محسوس ہوئی، وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی، ماتھے پر کچھ بل آئے تھے

"مجھے بھوک لگی ہے میں نے کل رات بھی کچھ نہیں کھایا تھا؟"

"اب تمہیں کھانا بھی کھلاؤں کیا؟"

"جو کیا ہے ناں تم لوگوں نے میرے ساتھ، اس بدلے بہت کم ہے۔۔۔" ٹھہرے ہوئے لہجے میں وہ اسے باور

کروا گئی کہ مصیبت خود گلے ڈالی تھی میں نے نہیں کہا تھا۔ کہہ کر وہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگی

"یہ صحیح ہے، پٹرول بھی میں نے فل کروایا ہے گاڑی میں اور اب کھانا بھی کھلاؤں، لے کر بھی جاؤں اے ایس

پی صاحبہ کو، مت بھولو میں بھی کوئی عام انسان نہیں ہوں، بہت اچھی پوسٹ پر آفیسر ہوں"

واضح طور پر اسے برا لگ رہا تھا خرچہ کرنا۔ کنول ہاتھ جھلاتی گاڑی میں بیٹھ گئی تو وہ بھی برے برے منہ بناتا چل دیا

## Posted on Kitab Nagri

ہال میں مصطفیٰ کسی پینڈو لم کی طرح ٹھل رہا تھا، ظاہری طور پر وہ بہت پریشان دکھائی دیتا تھا، عینک آنکھوں پر چڑھائے ایک بار پھر اس نے موبائل پر نمبر ملا کر کال ملائی تھی، نواز علی اور محسن کب سے اسے ملاحظہ کر رہے تھے

"تمہاری بھتیجی کہاں چلی گئی اچانک سے، شیرازی؟"

نواز علی کا لہجہ مصطفیٰ کو گراں گزرا تھا، اس نے نظر اٹھا کر صوفے پر بیٹھے اس بے حس شخص کو دیکھا

"آئی ریٹی ڈونٹ نوسر اس نے ایسا کبھی نہیں کیا وہ مجھے ہمیشہ بتا کر جاتی ہے"

"سر کیا معلوم کسی خفیہ کیس کی بابت گئی ہو وہ" اس بار بولنے والا رضوان تھا جو پاس ہی ہاتھ باندھے کھڑا تھا

"مگر اس کا فون کیوں بند جا رہا ہے؟" نواز نے بے زاری سے گردن جھٹکی۔۔۔ مصطفیٰ پہلے ہی پریشان تھا اوپر نے

نواز علی کی عدالت وہ سحر کو ایک بار پھر کال ملاتا باہر نکل گیا

"سر کہیں وہ۔۔۔ کسی کے ساتھ بھاگ تو نہیں گئی؟" رضوان نے پھر اپنا دماغ لڑا کر اس کا کردار مشکوک کرنے

www.kitabnagri.com

کی کوشش کی تھی

"اونہوں۔۔۔ میرا نہیں خیال کیونکہ وہ اکیلی رہتی ہے تو اسے بھاگنے کی ضرورت نہیں، اور ویسے بھی وہ بہت

باوقار لگتی ہے، ایسا کام کی کم از کم۔۔۔ سحر شیرازی سے توقع نہیں رکھتا میں" بیرونی دروازے کو دیکھتے نواز کی

پر سوچ نگاہی تانے بننے میں مصروف تھی مگر وہ یقین سے کہہ سکتا تھا سحر شیرازی کا کردار خراب نہیں، یہ وہ خود

نہیں جانتا تھا وہ ایسا یقین کیوں رکھتا ہے

## Posted on Kitab Nagri

"ڈیڈ ہم میٹنگ کیلئے جانے والے تھے" محسن اس سارے میں اب بولا تھا، سحر کے معاملے میں وہ بات کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اب اس سے اور برداشت نہ ہو تو نواز کو میٹنگ کا یاد دلایا تھا، رضوان کی نظر بے اختیار گھڑی پر گئی انہیں واقعی دیر ہونے والی تھی۔۔۔ نواز علی قمیض کی شکنیں درست کرتا باہر نکل گیا

دوسری جانب حسن بھی کالز کر کر کے تھک چکا تھا، اسے کچھ اور نہ سو جھاتا سارہ کو فون کر ڈالانہ سلام نہ

دعا چھوٹے ہی بولا

"آپ بتا سکتی ہیں سحر کہاں ہے؟"

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔" بوتیک پر لڑکی کو ہدایت کرتی سارہ نے کندھے اچکائے

"وہ کال ریسیو نہیں کر رہی، آپ نے کہا تھا آپ دونوں کے گھر ساتھ ہیں؟"

"اول تو یہ کہ وہ مجھے نہیں بتاتی، اور دوسرا یہ کہ یہ اس کی روٹین میں شامل ہے، وہ اکثر ہی ایسے چلی جاتی ہے دو دو

دن گھر نہیں آتی، آپ فکر مت کریں"

"وہ کال بھی تو اٹینڈ نہیں کر رہی" حسن کا لہجہ پریشانی سے چور تھا یہ اتنی دور کھڑی سارہ کو بھی واضح محسوس ہوا تھا

"حسن آپ بلا وجہ نیگیٹو ہو رہے ہیں یہ عام سی بات ہے اس کے موبائل کی چارجنگ ختم ہو گئی ہوگی، آپ کو شاید ابھی اس کی روٹین کا علم نہیں ہے اسی لیے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ وہ اکثر ہی شہر سے باہر جاتی ہے کیس کے سلسلے میں"

اور وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ کیا کہتا

## Posted on Kitab Nagri

۔۔۔

اسید نے اس کی بلڈنگ کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی تو وہ باہر نکل گئی

"شکریہ تو بول دو اے ایس پی"

"شکریہ اور تمہیں؟" وہ طنزاً مسکرائی

"ہاں کیوں۔۔۔ اس میں کیا برائی ہے، تمہیں باحفاظت یہاں تک پہنچایا ہے، یقین کرو اغوا کار تاوان کے بغیر نہیں چھوڑتے" وہ اپنی عادت سے مجبور، زبان چلا رہا تھا جو کبھی رکتی نہیں تھی، سحر کو بے اختیار رجم یاد آیا اور پھر وہ کرب میں لپٹا مہینہ۔

"شکریہ۔۔۔" ایک حرفی لفظ کہتی وہ اندر بڑھ گئی، اسید اس کے بدلتے تاثرات اور لہجے پر حیران ہوا، اسے امید تھی وہ چڑ جائے گی

www.kitabnagri.com

"اسے کیا ہوا؟" پھر خود ہی کندھے اچکا کر کار ریورس کرنے لگا

وہ اوپر آئی تو سب سے پہلے اسے سارہ ملی

"کہاں چلی گئی تھیں تم سحر، دو دن غائب رہی ہو تم لڑکی پتا بھی ہے کتنا پریشا ہو گئے تھے ہم۔۔۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا، فون بھی بند تھا تمہارا، اگر تم اب بھی نہ آتی، تو کسی ایک کا تو ہارٹ فیل ہو ہی جانا تھا"





## Posted on Kitab Nagri

"کیونکہ وہ اچھا انسان نہیں" سارہ دو قدم پیچھے ہوئی تو سحر کا گال پر دھرا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا، ہاتھ کو دیکھ کر اس نے نیچے گرا لیا

"اگر وہ اچھا انسان نہیں تو تم کیوں اس سے بات کرتی ہو؟" سارہ کا لہجہ اختلافی تھا

"تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو سارہ۔۔۔ (گہرا سانس لیا) اوکے فائن! اس کا باپ ٹھیک نہیں ہے میں نہیں چاہتی تم نقصان اٹھاؤ جہاں اسے اپنا فائدہ نظر آتا ہے وہ کچھ نہیں دیکھتا "

"تمہارے پاس مجھے اس وقت مطمئن کرنے کیلئے مناسب جواب نہیں ہے سحر، یونو واٹ۔۔۔ تم اسے پسند کرنے لگی ہو اور یہی وجہ ہے تم جیلز ہو رہی ہو، تم نہیں چاہتی وہ تمہارے علاوہ کسی سے بھی بات کرے "

"اللہ! سحر تو اس کا منہ ہی دیکھتی رہ گئی جواب تاسف سے سر ہلاتی باہر نکل گئی۔ ناجانے کتنے پل وہ سکتے کے عالم میں کھڑی رہی جب ذہن کچھ سمجھنے کے قابل ہوا تو جھپٹ کر موبائل اٹھایا اور حسن کو کال ملائی

"ہیلو سحر کہاں تھیں تم میں کتنا پریشان ہو گیا تھا اور تم نے اپ۔۔۔"

"خاموش رہو" اس کی پھنکارتی آواز سے حسن کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

"تم نے سارہ سے بات کی تھی؟"

"کیا ہوا ہے سحر۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میں نے پوچھا۔۔۔ بات کی تھی؟" وہ بہت ضبط سے بولی، اس وقت اس کا لہجہ ویسا ہی تھا جیسا وہ مجرموں سے بات کرتے وقت ہوتا وہ چند ثانیے خاموش رہا

"ہاں کی تھی مگر۔۔۔"

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی، میں تمہیں کیا سمجھتی تھی اور تم کیا نکلے حسن؟"

"سحر بات تو سنو"

"تم میری بات سنو حسن، فارفرسٹ اینڈ لاسٹ ٹائم۔۔۔ اگر تم نے اس سے بات کی تو تمہارے لیے مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" وہ بھوکے شیر کی مانند غرائی

"اوکے آئندہ ایسا نہیں ہوگا" حسن نے بھی گویا بات ختم کی وہ بھلا کسی کی خاطر سحر کو ناراض کیوں کرتا۔ کال کٹ چکی تھی، سحر سر ہاتھوں میں دیے وہیں صوفے پر بیٹھ گئی، وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی یہ غلط ہو رہا تھا اور باہر کھڑی سارہ کے دل میں بدگمانیوں کا گراف اونچا گیا تھا

www.kitabnagri.com

۔۔۔

جولائی چل پڑا تھا، گرمی اب بھی بھرپور پڑ رہی تھی، سحر سادہ سے حلیے میں تیار ہو کر 'محراب گروپ' کے آفس پہنچی۔۔۔ سورج کی کرنیں بھاری پردوں کے باعث قد آدم شیشے کی دیوار سے اندر آنے سے قاصر تھیں۔ کمرے

## Posted on Kitab Nagri

کے اندر کا ماحول اے سی سے کم تھا مگر سحر کا تو نواز کو دیکھ کر ویسے ہی پارہ ہائی ہو جاتا تھا، وہ چاہ کر بھی لہجہ نرم نہیں رکھ پاتی تھی

"کسی سیاسی کارکن سے رابطہ ہے آپ لوگوں کا؟"

کمرے میں محظ پاور چیئر پر نواز علی اور پاس تعزیماتھ باندھے رضوان کھڑا تھا

"ہوں۔۔۔ علاقے کے ایم این اے کے بندے ہیں ایک دو۔" نواز علی نے نارمل انداز میں بتا کر جوس کا گلاس لبوں سے لگایا، سحر کا گلاس ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا

نواز کو اس کے ہنسنے کی وجہ سمجھ نہ آئی مگر وہ خاموش رہا

"نواز صاحب آپ کی تو وہ مثال ہے۔۔۔۔۔ کیچڑ میں پتھر بھی پھینکنا ہے اور چھینٹے بھی نہیں پڑنے دینے"

"ایکسیوزمی؟"

"ہاں بھئی۔۔۔۔۔ یہی تو بات ہے، اب آپ خود بتائیں جو کام ایم این اے کر سکتا ہے، وہ اس کا کوئی ادنیٰ ملازم تھوڑی نہ کرے گا، آپ لوگوں کے کتنے ہی کام اس نادانی میں ناکام ہوئے ہوں گے، صحیح کہاناں"

اور نواز علی واقعی سوچ رہا تھا بہت بار وہ بڑا ہاتھ نہیں مار سکا تھا صرف اسی وجہ سے رضوان اور نواز میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

"میں پتا کروا چکا ہوں، یہاں کا ایم این اے تھوڑا مذہبی ٹائپ کا ہے یونو۔۔۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

سحر نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

"ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہیں، شکل سے تو آپ بھی بہت پار ساد کھتے ہیں نہیں"

اس کا ہلکا پھلکا انداز تذلیل سے بھرپور تھا۔ نواز علی کو بے انتہا غصہ آیا تھا، وہ کہنا چاہتا تھا تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی ملوث ہو مگر خود کو روک لیا

"میں وارث ضیاء سے بات نہیں کر سکتا۔۔۔"

اسے یاد تھا پہلی بار کی اتفاقہ ملاقات میں نواز علی نے اپنے نمبر بنائے تھے۔۔۔ پھر نئے اور فن ہاؤس پر اجیکٹ پر ایم ان اے نے دل کھول کر اسے پروموٹ کر دیا تھا اور پھر اس کیلئے فنڈز کا بھی اعلان کیا تھا، وہ اسے نہایت اچھا اور نیک انسان جانتا تھا، پھر دوسری ملاقات اور فن ہاؤس کے افتتاح پر ہوئی تھی جہاں وارث ضیاء نے اسے سب کے سامنے ایوارڈ سے نوازا تھا اس کی حمد لی سے متاثر ہو کر "وہ ایوارڈ اس وقت بھی اس کی نظروں کے سامنے تھا جہاں اور بھی بہت سی شیلڈز اور ٹرافیئر رکھی گئی تھیں

سحر نے شیلڈز کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا وہاں وہ شیلڈ بھی پڑی تھی جو اس کی بابا کی آخری شیلڈ تھی وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

"آپ کو ضرورت نہیں میں خود بات کر لوں گی" خود کو حال میں واپس لاتے اس نے منہ موڑا

"سر مجھے لگتا ہے سوچ لینا چاہیے۔۔۔ ہمارے نائنٹی پر سنٹ کام تو نکل ہی رہے ہیں" کمر کو خم دے کر رضوان نے سرگوشی میں اظہار خیال کیا جس پر سحر کے ماتھے کی نس واضح طور پر ابھری تھی اس کے جڑے تن گئے

Posted on Kitab Nagri

"نواز صاحب میں آپ کو ایک کہانی سناتی ہوں۔۔۔ میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا جو کہ 'نہیں' ہونا چاہیے تھا"

اس کا لہجہ نارمل تھا، نواز علی ہمہ تن گوش ہوا

"اٹھارہ جون کو میں ایک ریسٹورنٹ میں تھی، کافی فاصلے پر ایک آدمی مجھ پر نظر رکھے ہوئے تھا، بظاہر وہ اخبار پڑھ رہا تھا مگر کمال کی بات یہ کہ وہ اخبار الٹا تھا، یہ طریقہ آؤٹ آف فیشن لگا مجھے۔۔۔ فلموں ڈراموں سے کافی کیا ہوا

یونو۔۔۔۔۔ بیس جون، وہی آدمی مارکیٹ میں میرا تعاقب کرتا ہے، اب وہ یہ سوچ رہا ہو گا کہ میں تو مڑ کر ہی نہیں دیکھا، نہ ریسٹورنٹ میں نہ مارکیٹ میں، خیر پوائنٹ پر آتے ہیں (وہ کرسی سے آگے ہوئی جیسے بہت گھمبیر بات ہو)۔۔۔ تئیس جون، ایک فقیر میری بلڈنگ کے باہر بیٹھا تھا، میں نے اس کو پیسے بھی دیے۔۔۔ بہت

برے حلیے میں تھا بے چارہ، پیوند لگے کپڑے، بکھرے بال مٹی سے اٹا چہرہ، سیاہ ہاتھ اور جوتے۔۔۔ ہاں جوتے بھی ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔ پاؤں بھی باقی جسم جیسے ہی تھے۔۔۔ مگر اپنے پیڈی کیورزدہ پاؤں کے ناخن گندے کرنا بھول گیا بے چارہ۔۔۔ چیچ چیچ "۔

رضوان نے تھوک نکل کر آنکھیں میچیں، کمرے کا ٹمپر پچر اسے لگا کہ ایک دم سے ہی بڑھ گیا ہو جیسے۔ نواز علی اب بھی ہمہ تن گوش تھا کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم تھا رضوان نے اپنا کام کیسے سرانجام دیا تھا

"اس نے میرا تعاقب کر کے مجھے غصہ دلایا اور پھر میرے گھر میں گھس کر میرے ڈاکیومنٹ چیک کر کے مجھے اور غصہ دلایا" اب کی بار وہ غرا کر دونوں ہاتھ میز پر مارتی کھڑی ہوئی۔ اب کہ نواز علی کو اس کی باتوں کا مطلب سمجھ آ چکا تھا تو وہ بھی اندر سے ٹھٹکا مگر بظاہر پر سکون رہا، چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا، سحر نے بمشکل خود کو روکا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا ابھی کے ابھی دونوں کو شوٹ کر دے۔



## Posted on Kitab Nagri

دو گھرے سانس لے کر خود کو نارمل کیا "غلط دیکھ کر بھی اگر میں نظر انداز کر دیتی ہوں، عزتوں کا بھرم رکھ لیتی ہوں تو یہ یاد رکھیے گا، عزت کی دھجیاں اڑانے کا فن ہے میرے پاس، حالات و واقعات پیدا کرنا میرے لیے ہر گز مشکل نہیں، مائنڈاٹ "اس وقت سحر کی آنکھیں سرخ انگارہور ہی تھیں، کڑی نگاہ رضوان پر ڈال کر وہ باہر نکل گئی

"کیا ریٹائرمنٹ لے کر گھر بیٹھنے کا ارادہ ہے رضوان؟" آنکھوں میں خفگی لیے نواز علی بولا

"سوری سر۔۔۔ مگر میں حیران ہوا اس کی باریک بینی پر۔۔۔" اسے خود بھی شک لگا تھا، محظناخنوں کی جڑیں صاف ہونے پر وہ پہچان گئی تھی؟

"بات دماغ میں ڈال لو رضوان اگر ہماری چار آنکھیں ہیں تو اس کی آٹھ ہیں، سول کی ٹریننگ ایسی ہی ہوتی ہے اور تمہیں کس پاگل نے بولا تھا اس کے پیچھے خود جاؤ؟" آخر میں وہ غصے سے بولا تو رضوان گڑبڑایا

"میں بس کسی اور پر اس معاملے میں یقین نہیں کرنا۔ چاہتا تھا "

"ہوں... "دروازے کی طرف دیکھ کر اس نے ہنکارا بھرا

"غصے کی بہت تیز ہے، مصطفیٰ اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے، اس پر قابو پانا تھوڑا مشکل ہے "

اس کی نگاہوں کے حصار میں اب رضوان تھا

"کوئی کمزوری معلوم کرو اس کی جتنی جلدی ہو سکے، سب احتیاط سے کرنا ہے، اگر یہ بکھر گئی تو ہمیں تباہ بھی کر سکتی ہے، اس بار غلطی کی گنجائش نہیں رضوان۔۔۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"راجر باس۔۔۔"

انہیں معلوم ہی نہیں تھا کھیل تو اب شروع ہو چکا تھا۔ بسا اوقات قسمت بھی ساتھ دے دے کر تھک جاتی ہے پھر ایک وقت آتا ہے جب قسمت اپنے کھیل الٹے کر دیتی ہے، غلط راستوں پر چل کر جنت کے دروازے نہیں ملا کرتے پھر بے شک وہ سفر کتنا ہی تھکا دینے والا کیوں نہ ہو۔۔۔ قسمت آپ کو آپکے راستے کی متعین منزلوں پر پہنچا کر ہی دم لیتی ہے۔ وقتی کامیابی سے سمجھ لینا کہ آپ مقدر کے سکندر ہیں تو آپ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔

۔۔۔

۔۔۔ جاری ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔